



سوال

نامرد خاوند سے خلع کا مطالبہ کرنے کی صورت میں خاوند کا مہر واپس کرنا

جواب

الحمد للہ

اول:

فقہاء کرام کا ان اسباب میں اختلاف ہے جس کی بنا پر نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، اور رنج یہی ہے کہ ہو وہ سبب جس سے نکاح کا مقصد ہی فوت ہو جائے وہ عیب شمار ہوتا ہے "

اس بنا پر اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہ رکھنا اور بانجھ ہونا عیب شمار ہوتا ہے، جب بھی بیوی کو علم ہو جائے کہ اس کا خاوند بانجھ ہے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو اسے نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب شمار ہوتا ہے جس سے نکاح کا مقصد فوت ہو جائے، اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ نکاح کے اہم مقاصد میں اولاد پیدا کرنا، اور خدمت اور نفع حاصل کرنا ہے، لہذا جب کوئی ایسا سبب پایا جائے جو اس میں مانع ہو تو وہ عیب شمار ہوگا، اس بنا پر اگر بیوی خاوند کو بانجھ پائے، یا خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (220/12).

اور جب بیوی کی جانب سے خاوند کے بانجھ ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جائے، اور فسخ نکاح دخول یعنی رخصتی کے بعد ہو تو بیوی پورا مہر لے گی، اور وہ چالیس ہزار ریال مہر اور سات ہزار ریال منگنی والی انگوٹھی بھی رکھے گی اور آپ کو واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں، کیونکہ اس حالت میں نکاح فسخ کرنا اس کا شرعی حق ہے، اور یہ خلع کا محتاج نہیں

اور آپ نے جو رہائش وغیرہ پر خرچ کیا تھا وہ اپنے اختیار سے تھا اس لیے وہ آپ کے ذمہ ہے، اور اس کا بھی آپ مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتے

دوم:

اور اگر بیوی کو عیب کا علم ہو جائے اور وہ اس پر راضی ہو تو اس کا فسخ نکاح کا حق ساقط ہو جاتا ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی رضا صریح ہو، نہ کہ خاوند کو راضی رکھنے اور اوپر سے رضامندی کی بنا پر

زاد المستنقع میں ہے:



"اور جو عیب پر راضی ہو جائے، یا پھر اس کے علم ہونے کے بعد اس کی رضا کی دلیل مل جائے تو پھر اس کو کوئی اختیار حاصل نہیں" انتہی

چنانچہ اگر آپ کی بیوی کو آپ کی حالت کا علم ہو چکا تھا اور اس کے بعد اس نے کہا کہ وہ اس پر راضی ہے اور وہ آپ کے ساتھ رہنے پر راضی ہے، تو اس طرح فسخ نکاح کا حق ساقط ہو جاتا ہے، اور اگر بعد میں وہ آپ سے علیحدگی چاہے تو پھر وہ آپ سے خلع کر لے گی، اور اس صورت میں آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ خلع میں شرط رکھیں کہ وہ اپنا سارا مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑے یا پھر مہر سے بھی زیادہ رقم ادا کرے، لیکن آپ نے جو اسے دیا ہے اس سے زیادہ نہیں لینے چاہیے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"انسان کو اللہ کا تقویٰ و ڈر اختیار کرنا چاہیے، اگر عورت کی جانب سے غلطی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ خاوند جو چاہے طلب کرے، لیکن اگر غلطی اور کوتاہی خاوند میں ہو، اور اس کوتاہی کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو پھر اسے کچھ تخفیف کرنی چاہیے اور اس پر ہی اکتفا کر لے جو آسانی سے میسر ہو

پھر یہاں غنی و مالدار اور فقیر و تنگ دست عورت میں بھی فرق ہے، اس کا بھی خاوند کو خیال رکھنا چاہیے" انتہی

دیکھیں : لقاء الباب المفتوح (25/8).

مزید آپ المغنی ابن قدامتہ (247/7) کا بھی مطالعہ کریں

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.